سوال

(155)تین مسجدوں کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف شد رحال کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

ہمارے ہاں ایک مسجد ہے۔ جس کا نام ''مسجد معاذ بن جبل'' ہے۔ اور وہ ''مسجد الجند'' کے نام سے مشہور ہے ہر سال ماہ رجب کے ایک جمعہ کو بہت سے مرد اور عورتیں اس مسجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ کیا یہ عمل مسنون ہے؟ اور آپ کی اس سلسلہ میں اے فضیلۃ الشیخ! کیا نصیحت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اولاً: تو یہ عمل غیر مسنون ہے کیونکہ یہ قطعاً ثابت نہیں ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن بھیجا تو انہوں نے وہاں کوئی مسجد بنوائی ہو۔ جب یہ ثابت نہیں تو پھر اس مسجد کو حضرت معاذ کی مسجد کہنا دعویٰ بغیر دلیل ک ہے اور رہ وہ دعویٰ جو بلا دلیل ہو وہ غیر مقبول ہے۔

ثانیاً۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں کوئی مسجد بنوائی تھی۔ تو اس مسجد کی طرف شد رحال (مکمل تیاری) کر کے جانا شرعی حکم نہیں ہے بلکہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف شد رحال کر کے جانے کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

ولا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجد الأقصى ومسجدي".

(صحیح بخاری کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ ح :1189)

تین مسجدوں کے سوا کسی کے لیے کجاوے نہ باندھے جائیں۔ مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی ﷺ)

ثالثاً: اس عمل کی ماہ رجب میں تخصیص بھی بدعت ہے۔ کیونکہ ماہ رجب میں نماز یا روزے کی کسی خاص عبادت کا قطعاً کوئی نہیں ہے بلکہ رجب کا حکم بھی وہی ہے۔ جو دیگر حرمت والے مہینوں کا ہے۔ یاد رہے حرمت والے مہینے رجب ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ انہی مہینوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهورِ عِندَ اللَّهِ اثنا عَشَرَ شَهرًا فى كِتـٰبِ اللَّهِ يَومَ خَلَقَ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضَ مِنها أَربَعَةٌ حُرُمٌ ... ٣٦ سورة التوبة

''اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں (یعنی) اس روز سے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔''

لیکن یہ ثابت نہیں کہ رجب میں نماز یا روزے وغیرہ کی کسی خاص عبادت کا حکم ہو لہذا نبی کریم ﷺ سے ثبوت کے بغیر اگر کوئی انسان اس مہینے کو کسی عبادت کے لئے مخصوص کرتا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق بدعتی ہے :

علیکم بسنتي وسنة الخلفاء راشدین المهدین من بعدي تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجد وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثه بدعة وکل بدعة ضلالة (مسند احمد)

''میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اور اسے مضبوطی سے تھام لو اور اپنے آپ کو (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

یمن میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب مسجد کی طرف جانے والے بھائیوں کی خدمت میں میری نصیحت یہ ہے کہ وہ اس کام سے بعض آجائیں اور اس میں اپنی جانوں کا حلقہ کریں۔ نہ اپنے مالوں کو کھپائیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے انھیں دور کرنے کا سبب ہے۔ اور دوسری نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنی ہمتوں اور توانائیوں کو ان کاموں کے سرانجام دینے میں صرف کریں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ اور ایک مرد مومن کے لئے بس کتاب وسنت ہی کافی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم